جاتا اور اسلام دشمن، مخرب اخلاق فلموں سے ہمیشہ کے لئے توبہ کی جاتی، حکومت کے ساتھ مالی تعاون کیا جاتا لیکن ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا کام نہ ہوا۔

ہمارے نزدیک قوم کا یہ رویہ انتہائی المناک ہے اور جنگ سے بھی کہیں خطرناک۔۔۔ہم یہاں حکومت کو بھی مورد الزام ٹھہراتے ہیں جنہوں نے ان سنگین حالات کو بھی سنجیدگی سے نہ لیا۔ سرکاری میڈیا نے ذرا بھی حقائق سے آگاہ نہ کیا اور قوم کو جنگ کے لئے تیار نہ کیا بلکہ معمول کے مطابق ڈرامے فحش گانے اچھل کود بدستور چلتے رہے اور سب سے زیادہ قابل افسوس رویہ خود وزیر اعظم کا تھا جنہوں نے اس موقعہ پر بھی کرکٹ نہ چھوڑی اور مسلسل باغ جناح میں کرکٹ کھیلتے رہے۔ جس سے پوری قوم کو یہ تاثر ملا کہ حالات پر سکون ہیں۔ کوئی ہنگامی صورت حال نہیں ہے۔ لیکن اس کی سزا اچانک ملی جب دوست ممالک نے بھی مدد سے انکار کر دیا اور وزیر اعظم کو رات تین بجے بھاگم بھاگ امریکہ جانا پڑا۔ اگر شروع دن سے حالات کا بخوبی جائزہ لیا جاتا اور بروقت صحیح فیصلے کئے جاتے تو آج یہ دن دیکھنا نہ پڑتا۔

ہم یہاں پاکستانی وزارت خارجہ اور تمام سفارت خانوں کی ناکامی پر ان کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ اربوں روپے صرف کرنے کے باوجود ان سب کی کارکردگی صفر ہے، حکومت کو اس کا بھی سنجیدگی سے جائزہ لینا ہوگا اور مستقبل میں اس کی صحیح منصوبہ بندی کرنا ہوگی اور اس میں انقلابی تبدیلیاں لانا ہوگی۔

کارگل پر مجاہدین کا کردار بھی قابل غور ہے۔ جہادی تنظیموں کے قائدین محض قوم سے داد وصول کرنے کے لئے سیاسی بیان دے رہے ہیں۔ جبکہ حقائق یہ ہیں کہ کارگل میں فوجی جوانوں نے بھی اہم کردار ادا کیا اور اب حکومتی پالیسی میں وہ کارگل خالی کر آئے ہیں۔ لیکن یہ قائدین قوم کی آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہیں کہ مجاہدین آج بھی کارگل پر قابض ہیں۔ ان حالات میں بھی اگر جھوٹ کا سہارا لیا جائے تو اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کیونکر شامل حال ہوگی۔ ہم امید کرتے ہیں کہ پوری قوم اور قائدین اپنے اپنے رویوں پر غور کریں گے اور ان میں مثبت تبدیلی لائیں گے اور خوف خدا اپنے اندر پیدا کریں گے۔

مفسر قرآن شیخ الحدیث علامہ مفتی محمد عبدہ الفلاح کی وفات حسرت آیات!

كل نفس ذائقة الموت۔

موت ایک اٹل حقیقت ہے۔ ہر جاندار نے آخر ایک دن موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ دُنیا میں آنا اور وقت مقررہ پر یہاں سے چلے جانا ایک ایسا نظام ہے جو انسان کی پیدائش سے لیکر آخری انسان کے پیدا ہونے تک قائم رہے گا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ انبیا اور رسول بھی آئے اس کے پسندیدہ اولیا بھی شامل ہوئے۔ زندگی اللہ تعالیٰ کی ایک عطا کردہ مہلت ہے جس میں انسان آخرت کے لئے اعمال حسنہ جمع کرتا ہے۔ اور یہ اعمال اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی تعلیمات کے مطابق ہوں تو قبولیت کا درجہ پاجاتے ہیں۔ خاص کر علماء، جن کا مقام و مرتبہ بہت اعلیٰ وارفع ہے۔ قرآن وحدیث میں جن کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے جو نہ صرف خود بلکہ ہزاروں دوسرے انسانوں کے دلوں کو بھی منور کرتے ہیں۔ اور اپنے عمل اور قول سے دوسروں کی رہنمائی کرتے ہیں ایسے مفسر قرآن شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد عبدہ الفلاح رحمۃ اللہ کی رحلت ہے جو یکم جولائی ۹۹ بروز جمعرات دار فناء سے دار بقاء کی طرف کوچ کر گئے انا لله وا نا اليه راجعون۔

آپ کی وفات سے کسی ایک انسان کی رحلت کا غم نہیں بلکہ آپ اپنی ذات میں ایک جماعت اور انجمن تھے۔ آپ کے اٹھ جانے سے دراصل ایک بہت بڑا خلاء پیدا ہوا جو مدتوں پر نہ ہو سکے گا۔

مولانا نے اپنی پوری زندگی دین کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ دینی تعلیم کے حصول کے لئے آپ نے برصغیر کے معروف علماء کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا۔ دینی علوم میں مکمل دسترس حاصل کرنے کے لئے آپ جامعہ رحمانیہ دھلی میں بطور مدرس متعین ہوئے اور برصغیر کی اس مشہور درس گاہ میں کافی عرصہ تک تدریسی فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اس کے بعد آپ مدرسہ تقویۃ الاسلام اوڈانوالہ تشریف لائے اور پھر مختلف مدارس میں بھی تعلیمی خدمات سرانجام دیتے رہے جن میں مدرسہ غزنویہ لاہور، جامعہ محمدیہ اوکاڑہ جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ اور پاکستان کی مشہور و معروف دانشگاہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد بطور خاص شامل ہے۔ جامعہ سلفیہ میں آپ کی تدریس کے تین ادوار ہیں۔ دومرتبہ آپ